۱۱۳۷
۳۲/۵/۳

Gmail by Google **Darul ifta Darul uloom <daruliftadarululoom@gmail.com>**

مصور گڑیاں

Yusuf Muhammad <yusmuh@googlemail.com> **4 April 2011 17:18**
To: daruliftadarululoom@gmail.com

اسلام علیکم

سوال(۱)- مصور گڑیاں، جس کے ساتھ بچے کھیلتے ہیں، اس کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟

(۲) بہت سے عرب حنفی علماء کی تحقیق یہ ہے مصور گڑیاں جس کے ساتھ بچے کھیل سکتے ہے۔

(۳) سوال- مصور گڑیاں، جس کے ساتھ بچے کھیلتے ہیں، اس کے بارے میں مفتی تقی عثمانی مد ظلہ کی تحقیق کیا ہے؟

(جواب منسلک ہے)

دار الافتاء
نمبر ۳۲/۱۳۶
جامعہ دار العلوم کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

﴿۱،۲،۳﴾ بچوں کے مصوّر کھلونے اور گڑیاں مختلف قسم کی ہوتی ہیں، جن کی تفصیل یہ ہے کہ اگر یہ کھلونے بے جان اشیاء کی شکلوں پر بنے ہوئے ہوں یا جاندار اشیاء کی شکلوں پر ہوں لیکن سر کاٹ دیا گیا ہو، یا سر ہو لیکن اس میں ناک، کان، آنکھ وغیرہ کے نقوش واضح نہ ہوں، یا گڑیا بہت چھوٹی ہو جو بت کی شکل میں نہ ہو محض کھلونا سا ہو، یا کپڑے کی گڑیا ہو جس میں آنکھ، کان، ناک وغیرہ کے نقوش نہ ہوں اگرچہ کچھ بڑی ہو، یا کھلونے ایسے ہوں کہ ان پر تصاویر بنی ہوئی ہوں لیکن وہ تصاویر یا تو اتنی چھوٹی ہوں کہ اگر اس کو زمین پر رکھ کر کھڑے ہو کر دیکھا جائے تو اس کے اعضاء ناک، کان، آنکھ وغیرہ واضح طور پر نظر نہ آئیں، یا پھر ایسی جگہوں پر ہوں کہ انہیں پامال کیا جاتا ہو جیسے فٹ بال وغیرہ پر بنی ہوئی تصاویر، تو ایسے کھلونے استعمال کرنے کی گنجائش ہے۔
لیکن اگر کھلونے باقاعدہ جاندار کی شکل پر ہوں اور چھوٹے نہ ہوں بلکہ بڑے ہوں، ایسے ہی بچوں کی گڑیاں اتنی بڑی ہوں کہ کھلونے کے بجائے باقاعدہ بت اور مجسمے کی شکل میں ہوں، یا ایسے کھلونے جن پر ایسی تصاویر ہوں جنہیں پامال نہ کیا جاتا ہو بلکہ باقاعدہ سجا کر رکھا جاتا ہو تو ان کا استعمال کرنا اور ان کی خرید وفروخت درست نہیں۔ (ماخذہ تبویب: ۱۳۴۶/۳۷، ۱۳۴۹/۴۸)

فی الدر المختار مع الشامية: (متفرقات البيوع، ج۵، ص۲۲۶)

اشترى ثورا أو فرسا من خزف للأجل استئناس الصبي لا يصح و لا قيمة له فلا يضمن متلفه، وقيل بخلافه يصح ويضمن، قنية۔ وفي آخر حظر المجتبى عن أبي يوسف: يجوز بيع اللعبة وأن يلعب بها الصبيان۔ (قوله عن أبي يوسف) أي ناقلا عن أبي يوسف وظاهر أنه قوله لا رواية عنه حتى يقال إن هذا يشعر بضعفه، ونسبته إلى أبي يوسف لا تدل على أن الإمام يخالفه لاحتمال أن لا يكون له في المسألة قول فافهم۔

وفي تكملة فتح الملهم: (ج۵، ص۱۴۹)

قلت: ومن اجاز اللعب للصبيان، فإنما أجازها إذا كانت لعبا بسيطة يلعب بها الصبية، أما إذا كانت في صور مجسدة واستعملها الناس لتزيين الجدران وغيرها، فلم يجزها أحد، والله اعلم۔

.... واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

آصف نوید

آصف نوید

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۱۵/جمادی الثانیہ ۱۴۳۲ھ

۱۹/مئی ۲۰۱۱ء

دارالافتاء، فتوی نمبر ۶۲/۱۳۶۰، مورخہ ۱۸/۶/۱۴۳۲ھ، ۲۲/۵/۲۰۱۱

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف عفا اللہ عنہ
۱۵/۶/۱۴۳۲ھ

مفتی، دارالعلوم کراچی

الجواب صحیح
بندہ محمد تفضل علی
۱۷/۶/۱۴۳۲ھ